دستور

جماعتِ اسلامی ہند

اپریل ۲۰۱۷ء تک ترمیم شدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دستور جماعتِ اسلامی ہند

حصّہ اوّل

عقیدہ، نصبُ العین اور طریق کار

نام:

دفعہ ۱ – اس جماعت کا نام ''جماعتِ اسلامی ہند'' اور اس دستور کا نام ''دستورِ جماعتِ اسلامی ہند'' ہوگا۔

تاریخ نفاذ:

دفعہ ۲ – یہ دستور یکم رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۳/اپریل ۱۹۵۶ سے نافذ ہوگا۔

عقیدہ:

دفعہ ۳ – جماعت اسلامی ہند کا بنیادی عقیدہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے۔یعنی الٰہ صرف اللہ ہی ہے۔اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد (رسول اللہ ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

تشریح: اس عقیدے کے پہلے یعنی جز اللہ تعالیٰ کے واحد الٰہ ہونے اور کسی دوسرے کے

الٰہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہی اللہ ہم سب انسانوں کا معبود برحق اور حاکم تشریعی ہے، جو ہمارا اور اس پوری کائنات کا خالق، پروردگار، مدبر، مالک اور حاکم تکوینی ہے۔ پرستش کا مستحق اور حقیقی مطاع صرف وہی ہے اور ان میں سے کسی حیثیت میں بھی کوئی اس کا شریک نہیں۔

اس حقیقت کو جاننے اور تسلیم کرنے سے لازم آتا ہے کہ انسان:

۱۔ اللہ کے سوا کسی کو ولی و کارساز، حاجت روا و مشکل کشا، فریاد رس اور حامی و ناصر نہ سمجھے۔ کیوں کہ کسی دوسرے کے پاس حقیقتاً کوئی اقتدار ہی نہیں ہے۔

۲۔ اللہ کے سوا کسی کو نفع یا نقصان پہنچانے والا نہ سمجھے، کسی سے تقویٰ نہ کرے، کسی سے خوف نہ کھائے، کسی پر توکل نہ کرے اور کسی سے امیدیں وابستہ نہ کرے۔ کیوں کہ تمام اختیارات کا مالک حقیقتاً صرف اللہ ہے۔

۳۔ اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہ کرے، کسی کو نذر نہ دے، کسی کے آگے سر نہ جھکائے، غرض کسی کے ساتھ وہ معاملہ نہ کرے، جو مشرکین اپنے معبودوں کے ساتھ کرتے رہے ہیں۔ کیوں کہ صرف اللہ ہی عبادت کا مستحق ہے۔

۴۔ اللہ کے سوا کسی سے دعا نہ مانگے، کسی کی پناہ نہ ڈھونڈے، کسی کو مدد کے لیے نہ پکارے، کسی کو خدائی انتظامات میں ایسا دخیل اور زور آور بھی نہ سمجھے کہ اس کی سفارش سے قضائے الٰہی ٹل سکتی ہو۔ کیوں کہ خدا کی سلطنت میں درحقیقت سب بے اختیار رعیت ہیں۔ خواہ وہ فرشتے ہوں خواہ انبیاء یا اولیاء۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو مالک الملک اور مقتدر اعلیٰ نہ سمجھے، کسی کو بہ اختیار خود حکم دینے اور منع کرنے کا مجاز تسلیم نہ کرے، کسی کو مستقل بالذات شارع اور قانون ساز نہ مانے اور ان تمام اطاعتوں کو صحیح تسلیم کرنے سے انکار کر دے،

جو ایک اللہ کی اطاعت اور اس کے قانون کے تحت نہ ہوں۔ کیوں کہ اپنے ملک کا ایک ہی جائز مالک اور اپنی خلق کا ایک ہی جائز حاکم اللہ ہے۔ اس کے سوا کسی کو فی الواقع مالکیت اور حاکمیت کا حق ہی نہیں پہنچتا۔

نیز اس عقیدے کو قبول کرنے سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ انسان:

۶- اپنی خود مختاری سے دست بردار ہو جائے، اپنی خواہش نفس کی بندگی چھوڑ دے اور صرف اللہ کا بندہ بن کر رہے، جسے اس نے اپنا واحد الٰہ تسلیم کیا ہے۔

۷- اپنے آپ کو کسی چیز کا مالک و مختار نہ سمجھے۔ ہر چیز حتیٰ کہ اپنی جان، اپنے اعضاء اور اپنی ذہنی و جسمانی قوتوں کو بھی اللہ کی مِلک اور اس کی طرف سے امانت سمجھے۔

۸- اپنے آپ کو اللہ کے سامنے ذمے دار اور جواب دِہ سمجھے اور اپنی قوتوں کے استعمال اور اپنے برتاؤ اور تصرفات میں ہمیشہ اس حقیقت کو ملحوظ رکھے کہ قیامت کے روز اسے اللہ تعالیٰ کے حضور ان سب چیزوں کا حساب دینا اور اپنے اعمال کی جزا یا سزا پانا ہے۔

۹- اپنی پسند کا معیار اللہ کی پسند کو اپنی ناپسندیدگی کا معیار اللہ کی ناپسندیدگی کو بنائے۔

۱۰- اللہ تعالیٰ سے شدید محبت رکھے، اس کی رضا اور اس کے قرب کو اپنی تمام سعی و جہد کا مقصود اور اپنی پوری زندگی کا محور ٹھیرائے۔

۱۱- اپنے لیے اخلاق میں، برتاؤ میں، معاشرت اور تمدن میں، معیشت اور سیاست میں، غرض زندگی کے ہر معاملے میں صرف اللہ کی ہدایت کو ہدایت مانے اور صرف اسی ضابطے کو ضابطہ تسلیم کرے، جو اللہ کا مقرر کردہ ہو، یا اس کے احکام و

ہدایات کے تحت ہو، اور جو اس کی شریعت کے خلاف ہو اسے رد کردے۔

اس عقیدے کے دوسرے جز محمد ﷺ کے رسول اللہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ معبود برحق اور سلطان کائنات کی طرف سے روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کو جس آخری نبی کے ذریعے قیامت تک کے لیے مستند ہدایت نامہ اور مکمل ضابطۂ حیات بھیجا گیا اور جسے اس ہدایت اور ضابطے کے مطابق عمل کر کے ایک مکمل نمونہ قائم کرنے پر مامور کیا گیا، وہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔

اس امر واقعی کو جاننے اور تسلیم کرنے سے لازم آتا ہے کہ انسان:

۱- ہر اس تعلیم اور ہر اُس ہدایت کو بے چون و چرا قبول کرے جو محمدؐ سے ثابت ہو۔

۲- اس کو کسی بات پر آمادہ کردینے اور کسی چیز سے روک دینے کے لیے صرف اتنی بات کافی ہو کہ اس بات کا حکم یا اس چیز کی ممانعت رسولِ خدا ﷺ سے ثابت ہے۔ اس کے سوا کسی دوسری دلیل پر اس کی اطاعت موقوف نہ ہو۔

۳- رسولِ خداؐ کے سوا کسی کی مستقل بالذات پیشوائی و رہ نمائی تسلیم نہ کرے دوسرے انسانوں کی پیروی کتاب اللہ و سنتِ رسول اللہ کے تحت ہو، نہ کہ ان سے آزاد۔

۴- اپنی زندگی کے ہر معاملے میں خدا کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہی کو اصل حجت، سند اور مرجع قرار دے۔ جو خیال یا عقیدہ یا طریقہ کتاب وسنت کے مطابق ہو، اسے اختیار کرے اور جو اُن کے خلاف ہو اُسے ترک کردے۔

۵- تمام جاہلی عصبیّتیں اپنے دل سے نکال دے، خواہ وہ شخصی و خاندانی ہوں خواہ قبائلی، نسلی اور وطنی یا فرقی و جماعتی۔ کسی کی محبت و عقیدت میں ایسا گرفتار نہ ہو کہ وہ رسول خدا اور آپؐ کے لائے ہوئے حق کی محبت و عقیدت پر غالب آجائے،

یا اس کی مدِّ مقابل بن جائے۔

۶- رسولِ خداؐ کے سوا کسی انسان کو معیارِ حق نہ بنائے۔ کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے، کسی کی ذہنی غلامی میں مبتلا نہ ہو۔ ہر ایک کو خدا کے بنائے ہوئے اسی معیارِ کامل پر جانچے اور پرکھے اور جو اس معیار کے لحاظ سے جس درجے میں ہو اس کو اسی درجے میں رکھے[۱]

نصب العین:

دفعہ ۴- جماعت اسلامی ہند کا نصب العین اقامتِ دین ہے، جس کا حقیقی محرک صرف رضائے الٰہی اور فلاحِ آخرت کا حصول ہے۔

تشریح: ''اقامتِ دین'' میں لفظ ''دین'' سے مراد وہ دینِ حق ہے جسے اللہ رب العالمین اپنے تمام انبیاء کے ذریعے مختلف زمانوں اور ملکوں میں بھیجتا رہا ہے اور جسے آخری اور مکمل صورت میں تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے ذریعے نازل فرمایا اور جو اَب دنیا میں ایک ہی مستند، محفوظ اور عنداللہ مقبول دین ہے اور جس کا نام ''اسلام'' ہے۔

یہ دین انسان کے ظاہر و باطن اور اس کی زندگی کے تمام انفرادی و اجتماعی گوشوں کو محیط ہے۔ عقائد، عبادات اور اخلاق سے لے کر معیشت، معاشرت اور سیاست تک انسانی زندگی کا کوئی ایک شعبہ بھی ایسا نہیں ہے، جو اس کے دائرے سے خارج ہو۔

یہ دین جس طرح رضائے الٰہی اور فلاحِ آخرت کا ضامن ہے، اسی طرح دنیوی مسائل کے موزوں حل کے لیے بہترین نظامِ زندگی بھی ہے اور انفرادی و

---

[۱] ''معیارِ حق بنانے'' اور ''برسرِ حق ماننے'' اور ''تنقید'' و ''تنقیص'' میں جو بنیادی فرق ہے، اسے ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

اجتماعی زندگی کی صالح وترقی پذیر تعمیر صرف اسی کے قیام سے ممکن ہے۔

اس دین کی ''اقامت'' کا مطلب یہ ہے کہ کسی تفریق و تقسیم کے بغیر اس پورے دین کی مخلصانہ پیروی کی جائے اور ہر طرف سے یکسو ہو کر کی جائے۔ اور انسانی زندگی کے انفرادی واجتماعی تمام گوشوں میں اسے اس طرح جاری و نافذ کیا جائے کہ فرد کا ارتقا، معاشرے کی تعمیر اور ریاست کی تشکیل سب کچھ اسی دین کے مطابق ہو۔ اس دین کی اقامت کا مثالی اور بہترین عملی نمونہ وہ ہے جسے حضرت محمد ﷺ اور حضرات خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے قائم فرمایا۔

طریق کار:

دفعہ ۵- اپنے نصب العین کے حصول کے لیے جماعتِ اسلامی ہند کا طریقِ کار حسب ذیل ہوگا:

۱- قرآن وسنت جماعت کی اساس کار ہوں گی۔ دوسری ساری چیزیں ثانوی حیثیت سے صرف اسی حد تک پیش نظر رکھی جائیں گی، جس حد تک قرآن و سنت کی رو سے ان کی گنجایش ہو۔

۲- جماعت اپنے تمام کاموں میں اخلاقی حدود کی پابند ہوگی اور کبھی ایسے ذرائع اور طریقے استعمال نہ کرے گی، جو صداقت ودیانت کے خلاف ہوں یا جن سے فرقہ وارانہ منافرت، طبقاتی کشمکش اور فساد فی الارض رونما ہو۔

۳- جماعت اپنے نصب العین کے حصول کے لیے تعمیری اور پرامن طریقے اختیار کرے گی۔ یعنی وہ تبلیغ و تلقین اور اشاعتِ افکار کے ذریعے ذہنوں اور سیرتوں کی اصلاح کرے گی اور اس طرح ملک کی اجتماعی زندگی میں مطلوبہ صالح انقلاب لانے کے لیے رائے عامہ کی تربیت کرے گی۔

حصہ دوم

جماعت کی رُکنیت

شرائط:

دفعہ ۶ - انڈین یونین کا ہر شہری خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور خواہ وہ کسی قوم یا نسل سے تعلق رکھتا ہو، جماعتِ اسلامی ہند کا رکن بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ:

۱- عقیدۂ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو اس کی تشریح (مذکورہ دفعہ ۳) کے ساتھ سمجھ لینے کے بعد شہادت دے کہ یہی اس کا عقیدہ ہے۔

۲- جماعت کے نصب العین کو اس کی تشریح (مذکورہ دفعہ ۴) کے ساتھ سمجھ لینے کے بعد اقرار کرے کہ یہی اس کا نصب العین ہے۔

۳- جماعت کے طریقِ کار (مذکورہ دفعہ ۵) کی پابندی کا اقرار کرے۔

۴- دستورِ جماعت کو سمجھ لینے کے بعد عہد کرے کہ وہ اس دستور اور اس کے مطابق نظم جماعت کی پابندی کرے گا۔

داخلہ:

دفعہ ۷: شرائط رکنیت (مندرجہ دفعہ ۶) کی تکمیل کی صورت میں کوئی شخص اس وقت جماعت کا رُکن قرار پائے گا، جب امیر جماعت اس کی درخواست رکنیت کو منظور کرلے۔

ذمہ داریاں:

دفعہ ۸- ہر رکن جماعت کے لیے لازم ہوگا کہ:

۱- دین کے جملہ فرائض کو ان کی شرعی پابندیوں کے ساتھ ادا کرے۔

۲- کبائر سے اجتناب کرے اور اگر وقتی جذباتِ نفس سے مغلوب ہو کر کسی گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہو جائے تو اس سے توبہ کرے۔

۳- اگر وہ کوئی ایسا ذریعۂ معاش رکھتا ہو، جو معصیتِ فاحشہ کی تعریف میں آتا ہے تو اسے ترک کر دے بلا لحاظ اس کے کہ اس کے ترک کرنے سے کتنا نقصان ہوتا ہے اور اگر اس کے ذرائع معاش میں اس طرح کے کسی ذریعے کا کچھ حصہ شامل ہو تو اس حصے سے اپنی معیشت کو پاک کر لے۔

۴- اگر اس کے قبضے میں ایسا مال یا جائداد ہو جو حرام طریقے سے حاصل کیا گیا ہو تو اس سے دست بردار ہو جائے۔ لیکن اگر وہ مال یا جائداد معلوم و متعین نہ ہو تو توبہ و استغفار کے ساتھ تلافی کی ممکن کوشش کرے۔

۵- اگر اس کے مال یا جائداد میں کسی حق دار کا تلف کردہ کوئی حق شامل ہو تو اُسے اس کا حق پہنچا دے۔ یہ عمل اس صورت میں ضروری ہوگا، جب کہ حق دار بھی معلوم ہو اور وہ چیز بھی معلوم و متعین ہو جو حق تلفی کر کے لی گئی ہے۔ بصورتِ دیگر اسے توبہ و استغفار کے ساتھ تلافی کی ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

۶- اگر وہ نظامِ حکومت میں کوئی منصب رکھتا ہو یا اس کے نظامِ عدالت میں فصلِ مقدمات کے عہدے پر مامور ہو یا اس کی کسی مجلسِ قانون ساز کا رکن ہو تو کوئی ایسا کام نہ کرے جو حق و انصاف کے خلاف ہو۔

۷- حسبِ استطاعت دفعہ ۶ کے مطالبات کو پورا کرے۔

۸- اپنی استعداد و استطاعت کے مطابق بندگانِ خدا کو اس عقیدے اور نصب العین کی طرف دعوت دے، جن کی وضاحت دفعہ ۳ اور ۴ میں کی گئی ہے اور جو لوگ اس عقیدہ و نصب العین کو قبول کرلیں انھیں اقامتِ دین کے لیے اجتماعی جدوجہد کرنے پر آمادہ کرے۔

معیارِ مطلوب:

دفعہ ۹- ہر رکن جماعت کو کوشش کرنی ہوگی کہ وہ:

۱- اسلام اور جاہلیت (غیر اسلام) کے فرق سے باخبر اور حدود اللہ سے واقف ہوجائے۔

۲- اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرے اور اس کے لیے فرض عبادات کے علاوہ نوافل، اذکار اور تلاوتِ قرآن وغیرہ کا بھی اہتمام کرے۔

۳- تمام معاملات میں اپنے نقطۂ نظر، خیال اور عمل کو ہدایت الٰہی کے مطابق ڈھالے۔ اپنی زندگی کے مقصد، اپنی پسند اور قدر کے معیار اور اپنی وفاداریوں کے محور کو تبدیل کرکے رضائے الٰہی کے موافق بنائے اور اپنی خودسری اور نفس پرستی کے بت کو توڑ کر تابع امرِ رب بن جائے۔

۴- ان تمام رسوم جاہلیت سے اپنی زندگی کو پاک کرے، جو احکامِ شریعت کے خلاف ہوں۔

۵- ان تعصّبات اور دلچسپیوں سے اپنے قلب کو اور ان مشاغل، جھگڑوں اور بحثوں سے اپنی زندگی کو پاک کرے جن کی بنا نفسانیت یا دنیا پرستی پر ہو اور جن کی کوئی اہمیت دین میں نہ ہو۔

۶۔ فساق و فجار اور خدا سے غافل لوگوں سے مودت و موالات کے روابط (نہ کہ عام انسانی تعلقات) منقطع کرے اور نیک اور خدا ترس لوگوں سے ربط و تعلق قائم کرے۔

تشریح: اہل فسق و فجور سے اگر قریبی خاندانی تعلقات ہوں تو ان کے شرعی حقوق بہر صورت ادا کیے جائیں گے اور معروف کے مطابق ان کے ساتھ معاشرتی روابط باقی رکھے جائیں گے۔ البتہ اُن کی غلط کاریوں سے پوری طرح مجتنب رہنا اور صبر و حکمت کے ساتھ ان کی اصلاح کے لیے کوشش کرنا ضروری ہوگا۔

۷۔ کسی غیر الٰہی نظامِ حکومت کا آلۂ کار ہونے یا اس کے قوانین کے اجراء میں مددگار ہونے کی شکل میں اپنے اس ذریعۂ معاش سے جلد از جلد علیحدہ ہوجائے۔

۸۔ غیر اسلامی عدالتوں میں اضطرار کے بغیر معاملات کے تصفیے کے لیے نہ جائے۔

۹۔ اپنے معاملات کو راستی، عدل، خدا ترسی اور بے لاگ حق پرستی پر قائم کرے۔

۱۰۔ اپنی دوڑ دھوپ اور سعی و جہد کو اقامتِ دین کے نصب العین پر مرتکز کردے اور اپنی زندگی کی حقیقی ضرورتوں کے سوا ان تمام مصروفیتوں سے دست کش ہوجائے، جو اس نصب العین کی طرف نہ لے جاتی ہوں۔

حصہ سوم

نظامِ جماعت

نوعیت:

دفعہ ۱۰- جماعتِ اسلامی ہند کا نظام شورائی ہوگا اور تنظیمی لحاظ سے مرکزی، حلقہ وار اور مقامی نظاموں پر مشتمل ہوگا۔ نیز امیر جماعت حسبِ ضرورت دوسرے علاقائی نظام بھی قائم کرسکتا ہے۔

مرکزی نظام

اجزاء:

دفعہ ۱۱- مرکزی نظام حسبِ ذیل اجزاء پر مشتمل ہوگا:

۱- مجلسِ نمایندگان

۲- امیر جماعت

۳- مرکزی مجلسِ شوریٰ

۴- قیمِ جماعت

۱۔مجلسِ نمایندگان

تشکیل:

دفعہ ۱۲ – اس جماعت کی ایک مجلسِ نمایندگان ہوگی جو ارکان جماعت کے منتخب کردہ نمایندوں، امیر جماعت اور قیم جماعت پر مشتمل ہوگی۔

دفعہ ۱۳ – مجلس نمایندگان کے لیے منتخب کیے جانے والے نمایندوں کا طریقِ انتخاب حسب ذیل ہوگا:

پندرہ ارکان کا انتخاب ارکانِ جماعت پوری جماعت میں سے کریں گے اور یہ انتخاب پہلے عمل میں آئے گا۔اس کے بعد ہر تنظیمی حلقے/ علاقہ تحت مرکز سے ایک یا ایک سے زائد نمایندے منتخب کرائے جائیں گے۔ان نمایندوں کی تعداد اور ان میں خواتین کا کم از کم تناسب ارکان جماعت کی تعداد کو سامنے رکھ کر وقتاً فوقتاً مرکزی مجلسِ شوریٰ متعین کرتی رہے گی۔

دفعہ ۱۴ –**(الف)** مجلس کے انتخاب کے وقت جو شخص جماعت کی امارت یا قیمی کے فرائض انجام دے رہا ہو، اس کا یہ منصب اس کے رکنِ مجلس منتخب کیے جانے میں مانع نہ ہوگا۔

(ب) اگر امیر جماعت یا قیم جماعت مجلس کا رکن منتخب ہو جائے تو امارت کے نئے انتخاب یا قیمی کے تقرر کی عارضی مدت میں اس انتخاب یا تقرر کی وجہ سے مجلس کے ارکان کی تعداد میں رہ جانے والی کمی امیر اور شوریٰ کے انتخاب میں مانع نہ ہوگی۔

رکنیت کے لیے مطلوبہ صفات:

دفعہ ۱۵ - مجلس نمایندگان کی رکنیت کے لیے کسی کو منتخب کرنے میں حسبِ ذیل اوصاف کوملحوظ رکھا جائے گا:

۱- وہ مجلس نمایندگان کی رکنیت یا کسی اور جماعتی منصب کا امیدوار یا خواہش مند نہ ہو۔

۲- فہم دین، تقویٰ، امانت داری، تدبر واصابت رائے، معاملہ فہمی تحریکِ اسلامی کی مزاج شناسی اور اس سے وابستگی، دستورِ جماعت کی پابندی، اور راہِ خدا میں استقامت کے لحاظ سے بہ حیثیت مجموعی اپنے حلقۂ انتخاب کے ارکان جماعت میں بہتر ہو۔

مدتِ کارکردگی:

دفعہ ۱۶ -〈الف〉مجلس نمایندگان کا انتخاب چار سال کے لیے ہوگا۔

〈ب〉 ایک مجلس نمایندگان کی مدت کارکردگی ختم ہونے سے قبل نئ مجلس نمایندگان کا منتخب ہوجانا ضروری ہے۔ لیکن اگر کسی شدید مجبوری کی بنا پر چار سال کی مدت ختم ہونے تک نیا انتخاب نہ ہوسکے تو موجودہ مجلس نئ مجلس کے منتخب ہونے تک برقرار رہے گی۔

اختیارات:

دفعہ ۱۷ - مجلس نمایندگان کے اختیارات حسبِ ذیل ہوں گے۔

۱- امیر جماعت کا انتخاب اور معزولی۔

۲- امیر جماعت کے استعفے کی بابت فیصلہ۔

۳- مرکزی مجلس شوریٰ یا اس کے کسی رکن کا انتخاب اور معزولی۔

۴- امیر جماعت اور مرکزی مجلس شوریٰ کے درمیان اختلافی امور کی بابت فیصلہ۔ (دفعہ ۳۹ ج)

۵- دستور جماعت میں ترمیم سے متعلق مرکزی مجلس شوریٰ کی سفارشوں اور مجلس نمایندگان یا امیر جماعت کی تجاویز پر غور و فیصلہ۔ (دفعہ ۷۳، ۷۴)

۶- میقاتی پروگرام کی روشنی میں گزشتہ دو سالہ کاموں کا جائزہ۔

اجلاس:

دفعہ ۱۸- 〈الف〉 مجلس نمایندگان کا اجلاس معمولاً اپنی مدت کارکردگی کے شروع ہونے پر زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کے اندر ہوگا۔ مجلس کا دوسرا اجلاس وسط میقات سے پہلے ایک ماہ کے اندر یا اس کے بعد زیادہ سے زیادہ تین ماہ کے اندر منعقد ہوگا۔

〈ب〉 اس مجلس کا غیر معمولی اجلاس بوقت ضرورت طلب کیا جا سکے گا۔

〈ج〉 اگر مجلس نمایندگان کے دس ارکان مجلس کے اختیارات کے دائرے سے متعلق کسی مسئلے پر مجلس نمایندگان کا کوئی غیر معمولی اجلاس طلب کرنے کا تحریری مطالبہ کریں تو ضروری ہوگا کہ ارکان مجلس نمایندگان سے اس سلسلے میں استصواب کیا جائے اور اگر ارکانِ مجلس کی اکثریت کی رائے اجلاس بلانے کے حق میں ہو تو اندرونِ دو ماہ اس کا غیر معمولی اجلاس بلانا ضروری ہوگا۔

〈د〉 مجلس نمایندگان کے اجلاس کے وقت امیر جماعت اور قیم جماعت مجلس کے صدر اور معتمد ہوں گے، لیکن جس وقت امیر جماعت کی ذات سے متعلق کسی

مسئلے پر غور ہو تو مجلس اس کی بجائے اپنے میں سے کسی اور شخص کو مجلس کا عارضی صدر منتخب کرلے گی۔

حاضری کا نصاب:

دفعہ۱۹ - مجلس نمایندگان کا نصاب حاضری (کورم) اس کے کل ارکان کے ساٹھ فیصد پر مشتمل ہوگا۔ لیکن اگر کوئی اجلاس نصاب پورا نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑے تو دوسرے اجلاس کے لیے کوئی نصاب نہ ہوگا۔

تشریح: اگر کسی معاملے میں بعض ارکان مجلس کو حسب دفعہ ۲۱ رائے دینے کا حق نہ ہو تو نصاب حاضری، ان کو مستثنیٰ کر کے بقیہ ارکان کے ساٹھ فیصد پر مشتمل ہوگا۔

فیصلے کا طریقہ:

دفعہ ۲۰ - کوشش کی جائے گی کہ مجلسِ نمایندگان کے فیصلے اتفاق رائے سے ہوں۔ بصورت دیگر فیصلہ کثرت آراء سے ہوگا۔ لیکن اگر کسی مسئلے میں رائیں برابر منقسم ہو جائیں تو فیصلہ ان رایوں کے مطابق ہوگا، جن میں صدر مجلس کی رائے شامل ہو۔

تشریح: دستور میں ترمیم اور عزلِ امیر یا عزل مرکزی مجلس شوریٰ کے سلسلے میں فیصلہ صرف حاضر ارکان کی اکثریت سے نہ ہوگا، بلکہ مجلس کے ان تمام ارکان کی کم از کم ۵۱ فیصد اکثریت سے ہوگا، جن کو رائے دینے کا حق حاصل ہو اور اس کے لیے بشرطِ ضرورت غیر حاضر ارکان کی تحریری رائیں بھی حاصل کر لی جائیں گی۔

دفعہ ۲۱ - اگر مجلس نمایندگان کسی ایسے مسئلے پر غور کر رہی ہو، جس کا تعلق مرکزی مجلس شوریٰ کے کسی رکن یا مرکزی مجلس شوریٰ یا امیر جماعت کی معزولی یا امیر جماعت کے استعفے سے ہو تو اس مسئلے پر متعلقہ شخص یا اشخاص کو رائے دینے کا حق نہ ہوگا۔

۲-امیرِ جماعت

حیثیت:

دفعہ ۲۲-جماعت اسلامی ہند کا ایک امیر ہوگا، جس کی حیثیت بہ اصطلاح معروف "امیر المومنین" کی نہ ہوگی بلکہ صرف اس جماعت کے رہنما کی ہوگی۔ارکانِ جماعت اس کی اطاعت فی المعروف کے پابند ہوں گے۔ جماعت کی دعوت اپنے امیر کی شخصیت یا امارت کی طرف نہ ہوگی۔ بلکہ اپنے عقیدے اور نصب العین کی طرف ہوگی۔

امارت کے لیے مطلوبہ صفات:

دفعہ ۲۳-امیر جماعت کے انتخاب میں حسب ذیل اوصاف کوملحوظ رکھا جائے گا:

۱- وہ امارت یا کسی اور جماعتی منصب کا امیدوار یا خواہش مند نہ ہو۔

۲- علم کتاب و سنت، تقویٰ، دینی بصیرت، امانت و دیانت، تدبر و اصابت رائے،عزم و جزم، معاملہ فہمی اور قوت فیصلہ،حلم و بردباری،تحریک اسلامی کی مزاج شناسی اور اس سے وابستگی، دستور جماعت کی پابندی، راہِ خدا میں استقامت اور متعلقہ ذمہ داریوں کو انجام دینے کی صلاحیت کے لحاظ سے بہ حیثیت مجموعی جماعت میں سب سے بہتر ہو۔

انتخاب:

دفعہ ۲۴- (الف) امیر جماعت کا انتخاب مجلس نمایندگان کرے گی۔

〈ب〉 امیر جماعت کا انتخاب عام حالات میں لازماً مجلس نمایندگان کے اجلاس میں ہوگا اور کسی فرد کے امیر جماعت منتخب ہونے کے لیے ضروری ہوگا کہ حاضر ارکان کی پچاس فیصد سے زائد رائیں اس کے حق میں ہوں۔ تحریری رایوں کے ذریعے انتخاب صرف غیر معمولی حالات میں ہو سکے گا۔

〈ج〉 ضروری ہوگا کہ ہر مجلسِ نمایندگان اپنی مدت کارکردگی کے شروع ہونے پر زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کے اندر امیر کا نیا انتخاب کردے۔

〈د〉 ایک ہی شخص کو امارت کے لیے بار بار منتخب کیا جا سکتا ہے۔

دفعہ ۲۵- اگر امارت کی جگہ اچانک کسی وجہ سے خالی ہو جائے اور امیر جماعت اس موقف میں ہو کہ کسی شخص کو عارضی طور پر امیر جماعت نامزد کردے تو وہ ایسا کردے گا۔ بہ صورتِ دیگر مرکز میں موجود ارکانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ باہمی مشورے سے اپنے میں سے کسی کو عارضی امیر منتخب کرلیں گے اور اگر مرکز میں مرکزی مجلس شوریٰ کا ایک ہی رکن موجود ہو تو وہ عارضی طور پر امارت کی ذمہ داری سنبھال لے گا۔ بہ صورتِ دیگر مرکز میں موجود ارکانِ جماعت کثرت رائے سے عارضی امیر کا انتخاب کرلیں گے۔ امارت کا یہ عارضی انتظام زیادہ سے زیادہ چار ماہ کے لیے ہوگا اور اس مدت کے ختم ہو جانے سے پہلے یہ ضروری ہوگا کہ مجلس نمایندگان حسب دفعہ ۲۴ (الف) و (ب) امیر کا انتخاب کرلے۔ امارت کا یہ نیا انتخاب عارضی ہوگا۔ الا یہ کہ مجلسِ نمایندگان مصالح جماعت یا ضرورت کے پیش نظر اس انتخاب کو مستقل کرنے کا فیصلہ کرے۔

دفعہ ۲۶- **〈الف〉** اگر امیر جماعت کے لیے عارضی طور پر اپنے فرائض سے از خود سبکدوش ہونا ضروری ہو یا وہ مرکز جماعت سے کسی ضرورت کے تحت غیر حاضر ہو رہا ہو تو اسے اختیار ہوگا کہ وہ اس مدت کے لیے کسی کو اپنا قائم مقام مقرر کردے۔

(ب) اس تقرر کی میعاد ایک سال سے زائد نہ ہوگی، اور تین ماہ سے زائد ہونے کی صورت میں اس کے لیے مرکزی مجلس شوریٰ کی توثیق ضروری ہوگی۔

تشریح: کسی شخص کے ''عارضی امیر'' یا ''قائم مقام امیر'' ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مستقل امیر کے آجانے پر اس شخص کی امارت خود بہ خود ختم ہوجائے گی۔

مدتِ کارکردگی

دفعہ ۲۷- کوئی امیر جماعت اس وقت تک اپنے منصب پر برقرار رہے گا، جب تک کہ حسب دفعہ ۲۴ (الف) و (ب) یا حسب دفعہ ۲۵، نیا امیر امارت کی ذمہ داری نہ سنبھال لے۔

فرائض و اختیارات:

دفعہ ۲۸- امیر جماعت کے فرائض و اختیارات حسبِ ذیل ہوں گے:

۱- نظم جماعت اور تحریک کو چلانے کی آخری ذمہ داری امیر جماعت پر ہوگی۔

۲- (i) امیر جماعت اپنی معاونت کے لیے مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مشورے سے نائب امیر/ نائب امراء مقرر کرسکتا ہے۔

(ii) نائب امیر/ نائب امراء اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کی انجام دہی کے لیے امیر جماعت کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔

۳- جماعت کی پالیسی کی تشکیل اور ان تمام اہم معاملات کے فیصلے، جن کا جماعت کی پالیسی یا اس کے نظم پر قابلِ لحاظ اثر پڑتا ہو، امیر جماعت مرکزی مجلس شوریٰ کے مشورے سے کرے گا۔

۴- امیر جماعت کے لیے لازم ہوگا کہ:

(۱) اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت و وفاداری کو ہر چیز پر مقدم رکھے۔

(۲) جماعت کے مقصد و نصب العین کی دل و جان سے خدمت کو اپنا اولین فرض سمجھے۔

(۳) وہ اپنی ذات اور ذاتی فائدوں پر جماعت کے مفاد اور اس کے کام کی ذمہ داریوں کو ترجیح دے۔

(۴) ارکانِ جماعت کے درمیان ہمیشہ عدل و دیانت داری کے ساتھ فیصلہ کرے۔

(۵) جماعت کی جو امانتیں اس کی تحویل میں ہوں، ان کی پوری پوری حفاظت کرے۔

(۶) اس دستور کا خود پابند رہے اور اس کے مطابق نظم جماعت کو قائم رکھنے کی پوری کوشش کرے۔

۵- (الف) امیر جماعت کے اختیارات حسب ذیل ہوں گے:

(۱) اگر کسی اہم معاملے میں فوری طور پر قدم اٹھانا ناگزیر ہو اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے تمام ارکان سے تحریری طور پر بھی رائے لینے کا موقع نہ ہو تو امیر جماعت جن ارکانِ مرکزی مجلس شوریٰ سے بھی بر وقت مشورہ لے سکتا ہو، ان کے مشورے سے فیصلہ کر کے کوئی قدم اٹھا سکتا ہے۔ البتہ مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہونے پر امیر جماعت اس میں اس فیصلے کو توثیق کے لیے پیش کرے گا۔ (تشریح دفعہ ۲۹)

(۲) جماعت کے جملہ انتظامی معاملات کی انجام دہی۔

(۳) جماعت کے مفاد میں مرکزی مجلس شوریٰ کی عائد کردہ پابندیوں (اگر ہوں) کے تحت جماعت کی املاک میں تصرف کرنا اور جماعت کی طرف سے منقولہ و غیر منقولہ املاک کی خرید و فروخت، تبادلہ، ان املاک کو بطور عطیہ دینا یا ان کی کسی اور طرح منتقلی عمل میں لانا۔

(۴) جماعت میں ارکان کے داخلے کی منظوری دینا (دفعہ ۷) اور جماعت سے ارکان کو خارج کرنا (دفعہ ۶۹)

(۵) حسبِ ضرورت علاقائی نظام اور تنظیمی حلقے قائم کرنا۔ (دفعہ ۱۰، اور دفعہ ۴۵ الف)

(۶) بوقتِ ضرورت عارضی امیر یا قائم مقام امیر نامزد کرنا۔ (دفعہ ۲۵، ۲۶ الف)

(۷) مجلس نمایندگان کا معمولی و غیر معمولی اجلاس طلب کرنا۔ (دفعہ ۱۸ الف و ب)

(۸) مجلس نمایندگان کے اجلاس کی صدارت کرنا (دفعہ ۱۸ ج)

(۹) مجلس نمایندگان میں رائیں برابر ہونے پر فیصلہ کرنا (دفعہ ۲۰)

(۱۰) مرکزی مجلس شوریٰ کے معمولی و غیر معمولی اجلاس طلب کرنا۔ (دفعہ ۳۵، الف، ب و ج)

(۱۱) مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس کی صدارت کرنا (دفعہ ۳۵، د)

(۱۲) اگر مرکزی مجلس شوریٰ میں کسی مسئلے پر اتفاق رائے نہ ہو سکے تو

ارکانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ کی ایک تہائی سے زائد رایوں کے ساتھ فیصلہ کرنا (دفعہ ۳۹ ب)

(۱۳) غیر ارکان مرکزی مجلسِ شوریٰ کو مجلس میں شرکت کی اجازت دینا (دفعہ ۴۰)

(۱۴) قیم جماعت اور معاون قیم/ معاونین قیم کا تقرر اور انھیں ہدایات دینا (دفعہ ۴۱، ۴۴)

(۱۵) امرائے حلقہ کا تقرر اور ان کے کاموں کی نگرانی (دفعہ ۴۶، الف و ب)

(۱۶) حلقوں کی مجالس شوریٰ کے فیصلوں کی توثیق کرنا۔ (دفعہ ۵۱)

(۱۷) مقامی جماعتوں کے لیے امراء کا تقرر کرنا (دفعہ ۵۳)

(۱۸) مفاد جماعت کے تحت کسی بیت المال کو مرکزی بیت المال میں ضم کر لینے کا فیصلہ کرنا (دفعہ ۵۷ ب)

(۱۹) منفرد ارکان کی زکوٰۃ وغیرہ کے سلسلے میں مناسب ضابطے بنانا (تشریح دفعہ ۵۸)

(۲۰) مرکزی بیت المال سے جماعتی کاموں پر رقم صرف کرنا۔ (دفعہ ۵۹)

(۲۱) امرائے حلقہ کے بیت المال کے مصارف پر نظر رکھنا۔ (دفعہ ۶۱ ب)

(۲۲) بیت المال کے متعلق قواعد و ضوابط مرتب کرنا (دفعہ ۶۳)

(۲۳) جملہ اصحاب منصب کے استعفوں کے بارے میں فیصلہ کرنا (دفعہ ۶۵ الف)

(۲۴) قیم جماعت، امرائے حلقہ اور مقامی امراء کی معزولی (دفعہ ٦٧)

(۲۵) جماعت کے کاموں کی انجام دہی کے لیے کارکنوں کا تقرر، ان کے فرائض کا تعین اور ان کی برطرفی۔

(۲٦) ارکان جماعت کو معطل کرنا (دفعہ ٦٩ ب)

(۲۷) ماتحت جماعتوں کو معطل کرنا یا توڑنا (دفعہ ۷۰)

(۲۸) ذیلی قواعد کا مرتب کرنا (دفعہ ۷۱)

(۲۹) مجلس نمایندگان کے اجلاس میں ترمیم دستور کے متعلق کوئی تجویز پیش کرنا۔ (دفعہ ۷۴)

(ب) امیر جماعت ان اختیارات کو جس طرح خود استعمال کرسکتا ہے اسی طرح اپنے ماتحت کارکنوں کی وساطت سے بھی استعمال کر سکے گا۔

تشریح: یہ اختیارات جس طرح مستقل امیر کو حاصل ہوں گے اسی طرح عارضی امیر کو بھی حاصل ہوں گے۔ البتہ قائم مقام امیر کو صرف وہ اختیارات حاصل ہوں گے جنھیں امیر جماعت نے اسے تفویض کر دیا ہو۔

۳- مرکزی مجلس شوریٰ

حیثیت:

دفعہ ۲۹- امیر جماعت کی امداد اور مشورے کے لیے ایک مرکزی مجلس شوریٰ ہوگی، جس سے امیر جماعت ان تمام اہم معاملات میں مشورہ لے گا، جن کا جماعت کی پالیسی یا اس کے نظم پر قابل لحاظ اثر پڑتا ہے۔

تشریح: اگر کسی اہم معاملے میں فوری طور پر قدم اٹھانا ناگزیر ہو اور مرکزی مجلس شوریٰ کے تمام ارکان سے تحریری طور پر بھی رائے لینے کا موقع نہ ہو تو امیر جماعت جن ارکان مرکزی مجلس شوریٰ سے بھی بروقت مشورہ لے سکتا ہو، ان کے مشورے سے فیصلہ کر کے کوئی قدم اٹھا سکتا ہے۔ البتہ مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہونے پر امیر جماعت اس میں اس فیصلے کو توثیق کے لیے پیش کرے گا۔

تشکیل:

دفعہ ۳۰- اس مجلس کے کل ارکان کی تعداد پچیس (۲۵) ہوگی، جن میں سے چوبیس کا انتخاب مجلسِ نمایندگان اپنے میں سے کرے گی اور پچیسواں رکن قیم جماعت بحیثیتِ عہدہ ہوگا۔

تشریح: ارکان مرکزی مجلس شوریٰ اس مجلس نمایندگان کے بھی بدستور رکن رہیں گے، جس کے اندر سے ان کا انتخاب ہوا ہو۔

دفعہ ۳۱- مرکزی مجلس شوریٰ کا انتخاب ہر نئی مجلس نمایندگان کی مدت کارکردگی شروع ہونے سے زیادہ سے زیادہ دو ماہ کے اندر ہو جانا ضروری ہے۔

رکنیت کے لیے مطلوبہ صفات:

دفعہ:۳۲

مرکزی مجلس شوریٰ کی رکنیت کے لیے کسی کو منتخب کرنے میں حسبِ ذیل اوصاف کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

۱- وہ مرکزی مجلس شوریٰ کی رکنیت یا کسی اور جماعتی منصب کا امیدوار یا خواہش مند نہ ہو۔

۲- فہم دین، تقویٰ، امانت داری، تدبر و اصابت رائے، معاملہ فہمی، تحریک اسلامی کی مزاج شناسی اور اس سے وابستگی، دستور جماعت کی پابندی اور راہِ خدا میں استقامت کے لحاظ سے بہ حیثیت مجموعی مجلس نمایندگان کے ارکان میں بہتر ہو۔

مدت کارکردگی:

دفعہ ۳۳- ہر مرکزی مجلس شوریٰ اس وقت تک برقرار رہے گی جب تک حسب دفعہ ۳۰ و ۳۱ نئی مرکزی مجلس شوریٰ کی تشکیل نہ ہو جائے۔

دفعہ ۳۴- اگر مرکزی مجلس شوریٰ کی کوئی نشست عارضی مدت کے لیے خالی ہو جائے تو اسے حسب ضابطہ پُر کرالیا جائے گا، اور یہ انتخاب عارضی ہوگا۔

اجلاس:

دفعہ ۳۵-(الف) مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس معمولاً سال میں ایک بار ہوا کرے گا اور دو اجلاسوں کے درمیان پندرہ ماہ سے زیادہ فصل نہ ہوگا۔

(ب) مرکزی مجلس شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس امیر جماعت کسی بھی وقت طلب کرسکتا ہے۔

〈ج〉 مرکزی مجلس شوریٰ کے پانچ ارکان اگر امیر جماعت سے اجلاس طلب کیے جانے کا تحریری مطالبہ کریں تو بھی مجلس کا غیر معمولی اجلاس جلد از جلد بلانا ضروری ہوگا۔

〈د〉 اجلاس کے وقت امیر جماعت اور قیم جماعت مجلس کے صدر اور معتمد ہوں گے۔

حاضری کا نصاب:

دفعہ ۳۶- مرکزی مجلس شوریٰ کا نصاب حاضری تیرہ ارکان پر مشتمل ہوگا۔ لیکن اگر کوئی اجلاس، نصاب پورا نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑے تو دوسرے اجلاس کے لیے کوئی نصاب نہ ہوگا۔

کارروائی:

دفعہ ۳۷- مرکزی مجلس شوریٰ کے ہر معمولی اجلاس میں حسبِ ذیل چیزیں غور اور فیصلے کے لیے پیش ہوں گی:

۱- جماعت کی سالانہ رپورٹ۔

۲- گزشتہ سال کے بجٹ کی روشنی میں مرکزی بیت المال کے آمد و صرف کی رپورٹ، جس کے ساتھ آڈیٹر کی رپورٹ بھی منسلک ہوگی۔

۳- آئندہ سال کا بجٹ۔

۴- بشرطِ ضرورت آیندہ کے لیے جماعتی پروگرام۔

۵- جماعت کی پالیسی پروگرام، نظم یا دیگر جماعتی امور کے متعلق وہ تجاویز جو امیر جماعت یا کسی رکن مرکزی مجلس شوریٰ کی طرف سے پیش ہوں۔

تشریح: نظمِ جماعت یا دیگر جماعتی امور جن پر ارکانِ مرکزی مجلس شوریٰ تجاویز پیش کر سکتے ہیں، ان کا وہ حصہ ان سے مستثنیٰ ہوگا، جو امیر جماعت کے دائرۂ اختیار میں آتا ہے۔

نوٹ: ارکانِ جماعت کی کسی تجویز کو اگر امیر جماعت یا کوئی رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ

اہم سمجھے تو وہ بھی پیش ہوسکتی ہے۔

دفعہ ۳۸- جماعت کے دستور سے متعلق اگر کچھ تجاویز ہوں تو مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں ان سے متعلق سفارشیں مرتب کی جائیں گی۔ تاکہ انھیں مجلس نمایندگان کے سامنے پیش کیا جائے۔

فیصلے کا طریقہ

دفعہ ۳۹- ﴿الف﴾ کوشش کی جائے گی کہ مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلے اتفاق رائے سے ہوں۔

﴿ب﴾ اگر کسی مسئلے میں اتفاق رائے نہ ہوسکے اور رائے دینے والے ارکان مرکزی مجلس شوریٰ کی ایک تہائی سے زائد رائیں امیر جماعت کی رائے کے ساتھ ہوں تو امیر جماعت اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کرسکتا ہے، بصورت دیگر فیصلہ رائے دینے والے ارکان مرکزی مجلس شوریٰ کی اکثریت کی رائے کے مطابق ہوگا۔

﴿ج﴾ بنیادی پالیسی کی تشکیل یا اس میں ترمیم کے متعلق فیصلے کے لیے ضروری ہوگا کہ یا تو حاضر ارکانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ کی ۳/۴ اکثریت اس کے حق میں ہو یا نصف حاضر ارکانِ مرکزی مجلس شوریٰ اور امیر جماعت اس کے حق میں ہوں۔ بصورتِ دیگر یہ معاملہ اختلافی قرار پائے گا اور مجلس نمایندگان کے ذریعہ طے ہوگا۔

غیر ارکانِ شوریٰ کی شرکت:

دفعہ ۴۰- امیر جماعت اگر ضرورت سمجھے تو غیر ارکان مرکزی مجلسِ شوریٰ کو بھی مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں شرکت کی دعوت دے سکتا ہے، البتہ ان کو رائے دینے کا حق نہ ہوگا۔

۴- قیم جماعت

تقرر

دفعہ ۴۱-

(۱) جماعت اسلامی ہند کا ایک قیم ہوگا، جس کا تقرر امیر جماعت کرے گا اس تقرر کے سلسلے میں امیر جماعت ارکانِ مرکزی مجلس شوریٰ کی رایوں کو بھی سامنے رکھے گا۔

(۲) **الف:** قیم جماعت کی معاونت کے لیے امیرِ جماعت معاون قیم/معاونین قیم کا تقرر بھی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مشورے سے کرسکتا ہے۔

〈ب〉 معاون قیم/معاونین قیم اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کے لیے قیم جماعت کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔

قیّمی کے لیے مطلوبہ صفات:

دفعہ ۴۲ - قیم جماعت کے تقرر میں حسب ذیل اوصاف کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

۱- وہ قیمی یا کسی اور جماعتی منصب کا امیدوار یا خواہش مند نہ ہو۔

۲- فہمِ دین، تقویٰ، امانت داری، تدبر و اصابتِ رائے، معاملہ فہمی وقوتِ فیصلہ، حلم و بردباری، تحریک اسلامی کی مزاج شناسی اور اس سے وابستگی، دستورِ جماعت کی پابندی، راہِ خدا میں استقامت اور تنظیمی صلاحیت کے لحاظ سے عام ارکانِ جماعت سے بہتر ہو۔

فرائض:

دفعہ ۴۳ - قیم جماعت کے فرائض حسبِ ذیل ہوں گے:

۱- وہ جماعت کے تمام مرکزی شعبوں کے نظم ونسق کی نگرانی کرے گا۔

۲- وہ جماعت کے عام نظم کوٹھیک ٹھیک قائم رکھے گا۔

۳- تمام تنظیمی حلقوں سے ربط اوران پرنگاہ رکھے گا اور حالات کے مطابق انھیں ہدایات دیتا رہے گا۔

دفعہ ۴۴ - قیم جماعت اپنے فرائض مندرجہ دفعہ ۴۳ کو امیر جماعت کی ہدایات کے تحت انجام دے گا اور اس ضمن میں وہ امیر جماعت کے سامنے جواب دہ ہوگا۔

حلقہ وار نظام

تنظیمی حلقے:

دفعہ ۴۵ - **〈الف〉** جماعتی تنظیم کے لیے امیر جماعت تنظیمی حلقے مقرر کرے گا اوراس سلسلے میں وہ ارکانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مشوروں کو بھی پیش نظر رکھے گا۔

〈ب〉 ہر تنظیمی حلقے کا نظام، امیرِ حلقہ اور حلقہ کی مجلسِ شوریٰ پر مشتمل ہوگا۔

امیر حلقہ:

دفعہ ۴۶ - **〈الف〉** ہر تنظیمی حلقے کے لیے ایک امیر ہوگا، جس کا تقرر امیر جماعت حلقے کی مجلسِ شوریٰ سے مشورہ کے بعد کرے گا اور اس تقرر کے لیے ارکان حلقہ کی رایوں اور مصالح جماعت کو بھی سامنے رکھے گا اور اس غرض کے لیے بوقت ضرورت خود امیر جماعت کی طرف سے بھی کسی شخص یا اشخاص کے نام ارکان کے

سامنے رکھے جاسکیں گے۔

〈ب〉 امیرِ حلقہ مرکز کی ہدایات کے تحت اپنے حلقہ کی جماعتوں کے نظم ونسق اور ارکان حلقہ کی تربیت ورہنمائی کا ذمہ دار ہوگا، اور ان سارے امور میں امیر جماعت کے سامنے جواب دہ ہوگا۔

〈ج〉 امیرِ حلقہ اپنی ذمہ داریوں کو اپنے معاونین کے ذریعہ بھی انجام دے سکے گا۔

امارت حلقہ کے لیے مطلوبہ صفات:

دفعہ ۴۷– امیرِ حلقہ کے انتخاب میں حسبِ ذیل اوصاف کو ملحوظ رکھا جائے گا:

۱– وہ حلقہ کی امارت یا کسی اور جماعتی منصب کا امیدوار یا خواہش مند نہ ہو۔

۲– علمِ دین، تقویٰ، امانت و دیانت، معاملہ فہمی، بردباری، تحریکِ اسلامی کی مزاج شناسی اور اس سے وابستگی، دستورِ جماعت کی پابندی، دعوتی جدوجہد، راہِ خدا میں استقامت اور تنظیمی صلاحیت کے لحاظ سے بحیثیت مجموعی عام ارکان حلقہ سے بہتر ہو۔

حلقے کی مجلسِ شوریٰ:

دفعہ ۴۸– (الف) ہر امیرِ حلقہ کے لیے حلقے کی ایک مجلسِ شوریٰ ہوگی۔

(ب) حلقے کی مجلسِ شوریٰ کے ارکان کی تعداد امیر حلقہ متعین کرے گا۔

(ج) حلقے کی مجلسِ شوریٰ کے ارکان کا انتخاب ارکان حلقہ کریں گے۔

(د) حلقہ کی مجلسِ شوریٰ کا انتخاب چار سال کے لیے ہوگا۔

دفعہ ۴۹– حلقے کی مجلسِ شوریٰ کی رکنیت کے لیے کسی کو منتخب کرنے میں حسبِ ذیل اوصاف کو ملحوظ رکھا جائے گا:

(۱) وہ حلقے کی مجلسِ شوریٰ کی رکنیت یا کسی اور جماعتی منصب کا امیدوار یا خواہش مند نہ ہو۔

(۲) فہم دین، تقویٰ، امانت داری، تدبر و اصابت رائے، معاملہ فہمی، تحریکِ اسلامی کی مزاج شناسی اور اس سے وابستگی، دستورِ جماعت کی پابندی اور راہِ خدا میں استقامت کے لحاظ سے بحیثیت مجموعی حلقہ کے ارکان میں بہتر ہو۔

دفعہ ۵۰- 〈**الف**〉 امیر حلقہ تمام اہم معاملات میں اپنے حلقے کی مجلسِ شوریٰ سے مشورہ کرے گا۔

〈ب〉 حلقے کی مجلسِ شوریٰ کا اجلاس سال میں معمولاً دو مرتبہ ہوگا اور دو اجلاسوں کے درمیان آٹھ ماہ سے زیادہ فصل نہ ہوگا۔

〈ج〉 حلقے کی مجلسِ شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس امیر حلقہ کسی بھی وقت طلب کر سکتا ہے اور مجلس کے نصف ارکان اگر امیر حلقہ سے تحریری مطالبہ کریں تو مجلس کا غیر معمولی اجلاس جلد از جلد بلا ناضروری ہوگا۔

〈د〉 حلقہ کی مجلسِ شوریٰ کا نصاب حاضری کل ارکان مجلس کی ۶۰ فیصد پر مشتمل ہوگا۔ لیکن اگر کوئی اجلاس کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑے تو دوسرے اجلاس کے لیے کورم نہ ہوگا۔

〈ہ〉 حلقے کی مجلسِ شوریٰ کے اجلاس کے وقت امیرِ حلقہ اس کا صدر ہوگا۔

〈و〉 حلقہ کی مجلسِ شوریٰ کے سالانہ اجلاس میں درج ذیل چیزیں غور و فیصلہ کے لیے پیش ہوں گی:

(۱) سالانہ رپورٹ

(۲) سالِ گزشتہ کے بجٹ کی روشنی میں حلقہ کے بیت المال کی آمد و صرف کی

رپورٹ جس کے ساتھ آڈیٹر کی رپورٹ بھی منسلک ہوگی۔

(۳) آیندہ سال کا بجٹ

(ز) اتفاقِ رائے نہ ہو سکنے کی صورت میں فیصلہ کثرت آراء سے ہوگا، اور رائے شماری کے وقت صدر کی رائے بھی ایک رائے قرار پائے گی۔ البتہ رایوں کے برابر برابر منقسم ہوجانے کی صورت میں فیصلہ ان رایوں کے مطابق ہوگا جن میں صدر (امیر حلقہ) کی رائے شامل ہو۔

دفعہ ۵۱- امیر حلقہ ضروری تفصیلات کے ساتھ حلقے کی مجلس شوریٰ کے فیصلے پندرہ روز کے اندر امیر جماعت کے پاس برائے توثیق بھیج دے گا۔ لیکن اگر کبھی حلقے کی مجلسِ شوریٰ کی رائے یہ ہو کہ کسی خاص معاملے میں اس کے فیصلے کے مطابق فوری طور پر قدم اٹھانا ناگزیر ہے تو توثیق حاصل ہوجانے سے قبل بھی امیرِ حلقہ قدم اٹھا سکتا ہے۔

مقامی نظام

مقامی جماعتیں:

دفعہ ۵۲- جس مقام پر ایک سے زیادہ ارکان جماعت ہوں وہاں مقامی جماعت کا قیام عمل میں آئے گا۔ لیکن اگر کسی مقام پر ایک ہی رکن ہو تو وہ براہِ راست اپنے حلقے کے امیر سے متعلق ہوگا اور اس کی ہدایات کے مطابق کام کرے گا۔

مقامی امیر:

دفعہ ۵۳ – ہر مقامی جماعت کا ایک امیر ہوگا۔ جس کا تقرر امیر جماعت مصالح جماعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے مقامی ارکان کے مشوروں اور امیر حلقہ کی رائے کو سامنے رکھ کر کرے گا۔

دفعہ ۵۴ – مقامی امیر، امیر حلقہ کی ہدایات کے تحت، اپنی جماعت کے نظم ونسق اور ماتحت ارکان کی تربیت ورہنمائی کا ذمہ دار ہوگا اور جماعت کے کام مقامی ارکان جماعت کے مشورے سے انجام دے گا۔ البتہ اگر کسی مقام پر ارکان کی تعداد بیس سے زائد ہو تو وہاں مقامی مجلس شوریٰ کا قیام بھی عمل میں لایا جا سکے گا۔

مقامی امارت کے لیے مطلوبہ صفات:

دفعہ ۵۵ – مقامی امیر کے انتخاب میں حسبِ ذیل اوصاف کو ملحوظ رکھا جائے گا:

۱- وہ مقامی امارت یا کسی اور اجتماعی منصب کا امیدوار یا خواہش مند نہ ہو۔

۲- تقویٰ، دینی معلومات، امانت و دیانت، معاملہ فہمی، بردباری، تحریکِ اسلامی کی مزاج شناسی اور اس سے وابستگی، دستور جماعت کی پابندی، دعوتی جدوجہد، راہِ خدا میں استقامت اور تنظیمی صلاحیت کے لحاظ سے بحیثیت مجموعی مقامی ارکان میں سب سے بہتر ہو۔

مقامی امیر اور امیر حلقہ کا باہمی تعلق:

دفعہ ۵۶ – مقامی امیر اپنے متعلقہ فرائض کے سلسلہ میں امیر حلقہ کے سامنے جواب دہ ہوگا۔

حصہ چہارم

مالیات

بیت المال:

دفعہ ۵۷ - 〈الف〉 ہر مقامی جماعت کے لیے مقامی بیت المال، ہر حلقے میں حلقے کا بیت المال اور مرکزی جماعت میں مرکزی بیت المال قائم کیا جائے گا۔

〈ب〉 امیر جماعت کو اختیار ہوگا کہ اگر مفاد جماعت کے تحت وہ ضرورت محسوس کرے تو کسی بھی مقامی بیت المال کو حلقہ یا مرکز کے بیت المال میں ضم کر دے۔

دفعہ ۵۸ - ارکانِ جماعت اپنی زکوٰۃ اور عشر حسبِ ضابطہ جماعت کے مقامی بیت المال میں داخل کریں گے۔

تشریح: منفرد ارکان کی زکوٰۃ اور عشر کے سلسلے میں امیرِ جماعت مناسب ضابطے بنائے گا۔

مرکزی بیتُ المال:

دفعہ ۵۹ - مرکزی بیت المال امیر جماعت کے تحت ہوگا، جس سے وہ طے شدہ بجٹ کے مطابق متعلقہ مدات پر خرچ کرے گا۔

تشریح: امیرِ جماعت بجٹ کی ایک مد سے دوسری مد میں رقوم کی منتقلی اور غیر معمولی حالات میں غیر متوقع ناگزیر ضرورتوں کے لیے طے شدہ بجٹ کے علاوہ رقوم صرف کرنے کا بھی تابع شرائط مندرجہ دفعہ ۲۹ مجاز ہوگا۔

دفعہ ٦٠ - مرکزی بیت المال کے حسابات کی جانچ ہر سال کسی آڈیٹر سے کرائی جائے گی، جس کا تقرر مرکزی مجلسِ شوریٰ کرے گی، اور آڈیٹر کی رپورٹ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے اجلاس میں پیش ہوگی۔

حلقے کا بیت المال:

دفعہ ٦١ - 〈الف〉 ہر حلقے کا بیت المال اس کے امیر کے تحت ہوگا، جس سے وہ اپنے حلقے کی مجلس شوریٰ کے مشورے سے متعلقہ مدات پر خرچ کرے گا۔

〈ب〉 ہر امیرِ حلقہ اپنے حلقے کے بیت المال کی آمد وصرف کے سلسلے میں امیر جماعت کے سامنے جواب دہ ہوگا۔

〈ج〉 حلقے کے بیت المال کے حسابات کی جانچ ہر سال آڈیٹر سے کرائی جائے گی، جس کا تقرر حلقہ کی مجلسِ شوریٰ کرے گی۔

مقامی بیتُ المال:

دفعہ ٦٢ - 〈الف〉 ہر مقامی بیت المال مقامی امیر کے تحت ہوگا، جس سے وہ مقامی ارکان کے مشورے سے متعلقہ مدات پر خرچ کرے گا۔

〈ب〉 ہر مقامی امیر اپنے بیت المال کی آمد وصرف کے سلسلے میں امیر حلقہ کے سامنے جواب دہ ہوگا۔

بیتُ المال کا نظم ونسق:

دفعہ ٦٣ - بیتُ المالوں کے متعلق قواعد وضوابط امیر جماعت بنائے گا۔

حصہ پنجم

متفرقات

خالی نشستیں

دفعہ ۶۴ – مجلسِ نمایندگان، مرکزی مجلسِ شوریٰ یا حلقے کی مجلسِ شوریٰ میں سے کسی کی کوئی نشست خالی ہوجائے تو تین ماہ کے اندر اس نشست کا حسب قاعدہ پُر کیا جانا ضروری ہوگا۔ اِلّا یہ کہ یہ نشست میقات کی آخری ششماہی کے دوران خالی ہوئی ہو۔

استعفیٰ:

دفعہ ۶۵ – **〈الف〉** امیر جماعت کے علاوہ اگر کوئی اور صاحبِ منصب اپنے منصب سے استعفیٰ دے تو اس کے استعفے کے بارے میں فیصلہ کرنے کا مجاز امیر جماعت ہوگا۔

〈ب〉 امیرِ جماعت کے استعفے کے بارے میں فیصلہ کرنے کی مجاز مجلسِ نمایندگان ہوگی۔

〈ج〉 اپنے منصب سے استعفیٰ دینے کے باوجود متعلقہ شخص اس وقت تک اپنے منصب پر برقرار رہے گا، جب تک کہ اس کا استعفیٰ منظور نہ ہوجائے۔

دفعہ ۶۶ – اگر جماعت کا کوئی رکن، جماعت کی رکنیت سے استعفیٰ دے دے تو اسے اپنے استعفے پر نظرِ ثانی کے لیے زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کا موقع دیا جاسکتا ہے۔

معزولی:

دفعہ ۶۷ - کسی صاحبِ منصب کو اس کے منصب سے معزول کرنے کا مجاز وہ شخص یا اشخاص ہوں گے، جنھیں اس منصب کے لیے کسی کے تقرر یا انتخاب کا حق ہوگا۔ معزول کرنے کی یہ کارروائی ٹھیک اسی طریقہ سے انجام پائے گی جو طریقہ اس کے انتخاب یا تقرر کا اس دستور میں درج ہے۔

اخراج:

دفعہ ۶۸ - کسی رکنِ جماعت کا جماعت سے اخراج صرف اس صورت میں ہو سکے گا جب کہ:

۱- وہ اس دستور کے دفعہ ۶ سے قولاً یا عملاً انحراف کرے، یا

۲- دفعہ ۸ کی کسی شق کی خلاف ورزی کرے اور اس خلاف ورزی سے باز نہ آئے، یا

۳- جماعت کی متعینہ پالیسی سے انحراف کرے، یا

۴- ایسا رویہ اختیار کرے جو جماعت کے نظم، یا اس کی اخلاقی و دینی حیثیت کو نقصان پہنچانے والا ہو، یا

۵- اس کے طرزِ عمل سے ظاہر ہو کہ اسے اب جماعت کے کام سے کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی ہے، یا

۶- وہ انڈین یونین کی شہریت ترک کردے۔

دفعہ ۶۹ - **(الف)** کسی رکن جماعت کا اخراج کرنے سے پہلے اُسے وجوہِ اخراج سے مطلع کر کے اپنی صفائی پیش کرنے کے لیے دو ماہ کا موقع دیا جائے گا۔

(ب) اخراج کے سلسلے میں فیصلے سے پہلے اگر ضرورت محسوس کی جائے تو امیر جماعت اسے معطل بھی کرسکتا ہے اور اگر حالات کی بنا پر امیر حلقہ اس رکن جماعت کو فوری طور پر معطل کرنا ناگزیر سمجھے تو اُسے بھی امیر جماعت کے فیصلے تک رکنیت سے معطل کرنے کا اختیار ہوگا۔

جماعتوں کی معطّلی:

دفعہ ۷۰ - اگر جماعتی ضروریات و مصالح مقتضی ہوں تو امیر جماعت کسی ماتحت جماعت کو معطل کرنے یا توڑ دینے کا مجاز ہوگا اور اس سلسلے میں جن ارکانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ سے بروقت مشورہ لینا ممکن ہو، امیر جماعت ان سے مشورہ بھی کرے گا۔

قواعد سازی کے اختیارات:

دفعہ ۷۱ - اس دستور کے منشا کو پورا کرنے اور دعوتی سرگرمیوں کو منظّم کرنے کے لیے جن ذیلی قواعد کی ضرورت پیش آئے، انھیں امیر جماعت مرتب کرے گا۔ اس ضمن میں وہ ارکانِ مرکزی مجلس شوریٰ سے مشورہ بھی کرے گا اور حتی الوسع ان کے مشوروں کو ملحوظ رکھے گا۔

دستور کی تعبیر:

دفعہ ۷۲ - اس دستور کی تعبیر میں اگر کوئی اختلاف واقع ہو تو اس کا فیصلہ مرکزی مجلسِ شوریٰ کا اجلاس کرے گا۔

دستور میں ترمیم:

دفعہ ۷۳ - دستور جماعت میں ترمیم سے متعلق جو تجاویز امیر جماعت یا مرکزی

مجلسِ شوریٰ کے کسی رکن کی طرف سے پیش ہوں، اور ارکانِ جماعت کی جو تجاویز امیر جماعت یا مرکزی مجلس شوریٰ کے کسی رکن کے نزدیک قابلِ غور ہوں مرکزی مجلسِ شوریٰ ان کے بارے میں سفارشیں مرتب کرے گی اور فیصلہ مجلسِ نمایندگان کرے گی۔

دفعہ ۷۴ - اگر امیرِ جماعت یا مجلسِ نمایندگان کے پندرہ حاضر ارکان دستور میں کسی ترمیم کی تجویز پر غور کرنے کے حق میں ہوں تو ایسی تجویز دفعہ ۷۳ کی پابندی کے بغیر اجلاس نمایندگان میں برائے غور وفیصلہ پیش ہو سکے گی۔

دفعہ ۷۵ - دستور جماعت میں جس ترمیم کے بارے میں مرکزی مجلس شوریٰ کی یہ رائے ہو کہ اس کی حیثیت جزوی یا لفظی ترمیم کی ہے، اس پر ارکان مجلسِ نمایندگان کی تحریری رائیں حاصل کر کے بھی فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔

☆☆